جب آپ پریشان یا افسردہ ہوں تو کیسے دُعا کریں؟

زبور 77

پاسٹر کریس سیکس

30 اپریل 2023 کا وعظ

اس ہفتے ہم زبور 77 کو دیکھ رہے ہیں، ہمارے چھ ہفتے کے واعظ کے سلسلے کا دوسرا زبور:

”مزامیر کیسے ہمیں دُعا کرنا سکھاتے ہیں۔“

زبور 77 آسف نے لکھا تھا، ایک ایسا شخص جو داؤد بادشاہ کے وقت میں موجود تھا۔

داؤد نے آسف کو یروشیلم میں عبادتی موسیقی کا رہنما مقرر کیا۔

آسف کا کام ہمارے گرجہ گھر میں اینڈریو کے کام جیسا ہی تھا، جوکہ ہمارے حمدوستائش بینڈ کی قیادت کرتا ہے۔

آسف ایک موسیقار اور مزامیر کا ناشر تھا۔

اس نے خود 12 مزامیر لکھے اور اس نے داؤد بادشاہ کی نظموں اور گیتوں کو اکٹھا کیا اور اسکی تقسیم کی۔

آسف کے نام کا مطلب ہے ”اکٹھا کرنے والا“۔

بادشاہ نے اپنے گیت آسف کو محفوظ کرنے، گانے اور دوسروں کو سکھانے کے لیے دیے۔

آسف ایک استاد بھی تھا، اور اس کے بچوں نے اس کی موت کے بعد بھی اس کی خدمت جاری رکھی۔

500 سال بعد، ”آسف کے بیٹے“ نے یروشیلم میں ہیکل کی مخصوصیت کے موقع پر موسیقی اور گیتوں کے ساتھ خداوند کی حمد کی۔

آسف کی خدمت اس کے مرنے کے بعد طویل عرصے تک زندہ رہی۔

میں یہ سب آپ کے ساتھ اس لیے شیئر کر رہا ہوں کیونکہ یہ زبور کو مزید بامعنی بنائے گا جب ہم اس کا مطالعہ کریں گے۔

اپنا کام بخوبی انجام دینے کے لیے، آسف کو خداوند کے ساتھ قریبی رشتہ رکھنے کی ضرورت تھی۔

اسے ذہن میں رکھیں جیسا کہ میں ابھی زبور 77 پڑھتا ہوں۔

مِیر مُغنی کے لیے یُدوتون کے طور پر آسف کا مزمُور۔

1 میں بلند آواز سے خُدا کے حضور فریاد کروں گا۔

خُدا ہی کے حضور بلند آواز سے اور وہ میری طرف کان لگائے گا۔

2 اپنی مُصیبت کے دِن مَیں نے خُدا کو ڈھونڈا

میرے ہاتھ رات کو پھیلے رہے اور ڈھیلے نہ ہوئے۔میری جان کو تسکین نہ ہوئی۔

3 مَیں خُدا کو یاد کرتا ہُوں اور بے چین ہُوں۔

مَیں واویلا کرتا ہوں اور میری جان نڈھال ہے۔

4 تُو میری آنکھیں کھُلی رکھتا ہے۔

مَیں ایسا بیتاب ہُوں کہ بول نہیں سکتا۔

5 مَیں گزشتہ ایاّم پر یعنی قدیم زمانہ کے برسوں پر سوچتا رہا۔

6 مجھے رات اپنا گیت یاد آتا ہے۔

مَیں اپنے دِل ہی میں سوچتا ہوں۔میری روح بڑی تفتیش میں لگی ہے۔

7 کیا خُداوند ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے گا؟

کیا وہ پھرکبھی مہربان نہ ہو گا؟

8 کیا اُسکی شفقت ہمیشہ کے لئے جاتی رہی ؟

کیا اُسکا وعدہ ابد تک باطِل ہو گیا ۔

9 کیا خُدا کرم کرنا بھُول گیا ؟
کیا اُس نے قہر سے اپنی رحمت روک لی ؟"
10 پھر مَیں نے کہا یہ میری ہی کمزوری ہے ۔
مِیں تُو حق تعالی کی قدُرت کے زمانہ کو یاد کرُوں گا۔"
11 مَیں خُداوند کے کاموں کا ذِکر کرو ُں گا۔
کیونکہ مجھے تیرے قدیم ِ عجائب یاد آئیں گے۔
12 میں تیری ساری صنعت پر دھیان کُروں گا ۔اور تیرے کاموں کو سوچونگا۔
13 اَے خُدا !تیری راہ مَقِدس میں ہے۔
کُو ن سا دیوتا خُدا کی مانند بڑا ہے ؟
14 تُو وہ خدا ہے جو عجیب کام کرتا ہے۔
تُو نے قوموں کے درمیان اپنی قُدرت ظاہر کی۔
15 تُو نے اپنے ہی بازو سے اپنی قوم بنی یعقُوّب اور بنی یوّسف کو فدیہ دیکر چھڑُایا ہے ۔
16 اَے خُدا! سُمندروں نے تجھے دیکھا ۔ سُمندر تجھے دیکھ کر ڈر گئے۔
گہراؤ بھی کانپ اُٹھے۔
17 بدلیوں نے پانی برسایا افلاک سے آواز آئی
تیرے تیر بھی چاروں طرف چلے ۔
18 بگولے میں تیرے رعد کی آواز آئی برق نے جہان کو روشن کر دیا۔
زمین لرزی اور کانپی۔
19 تیری راہ سمُندر میں ہے۔تیرے راستے بڑے سمُندروں میں ہیں
اور تیرے نقشِ قدم نا معلُوم ہیں۔
20 تُو نے موسیٰ اور ہاروّن کے وسیلہ سے گلہّ کی طرح اپنے لوگوں کی رہنمائی کی۔

اِسی کے ساتھ ہم یسعیاہ 40:8 بھی پڑھتے ہیں:

ہاں گھاس مرجھاتی ہے۔ پھول کُملاتا ہے پر ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم ہے۔

برائے مہربانی میرے ساتھ دُعا کریں۔

آسمانی باپ، ہم تیرے پاس اِس لیے آئے ہیں کہ تو زندگی اور سچائی کا سرچشمہ ہے
یسوع، ہم تیری عبادت کرتے ہیں کیونکہ تو رحم اور محبت سے بھرا ہُوا ہے۔
روح القدس، براہ کرم ہمارے دلوں اور ذہنوں کو خدا کے کلام سے تبدیل ہونے کے لیے کھول دیں۔ آمین۔

یہ میرے پسندیدہ مزامیر میں سے ایک ہے۔
جب ہم مشکل حالات سے گزرتے ہیں تو آسف ہمیں ہماری دعاؤں کے لیے ایک خوبصورت نمونہ فراہم کرتا ہے۔
آیات 1 اور 2 کو سنیں:
1 "میں بلند آواز سے خُدا کے حضور فریاد کروں گا۔
خُدا ہی کے حضور بلند آواز سے اور وہ میری طرف کان لگائے گا۔
2 اپنی مُصیبت کے دِن مَیں نے خُدا کو ڈھونڈا۔
میرے ہاتھ رات کو پھیلے رہے اور ڈھیلے نہ ہوئے۔میری جان کو تسکین نہ ہوئی۔"

ہم نہیں جانتے کہ آسف "تکلیف میں" کیوں ہے۔

ہوسکتا ہے کہ وہ کسی بیماری، یا باغی اولاد کی وجہ سے فکر مند ہو۔

ہوسکتا ہے کہ اسے مالی مسائل درپیش ہوں، یا اس کی شادی تنازعہ کا شکار ہو۔

اس کی زندگی کی تمام تفصیلات بیان کیے بغیر ہماری بائبل میں زبور مصنف کے جذبات کو بیان کرتے ہیں۔

یہ ہمیں اپنے آج کے حالات میں اپنے لیے زبور کو دعا کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے ۔

آسف کی دُعا میں اُس نے خُدا سے مدد کے لیے پُکارا۔

وہ اپنے مسائل سے اتنا پریشان تھا کہ سو نہیں پا رہا تھا۔

لیکن جب آسف نے خُدا کو پکارا تو بھی اُس کی روح کو تسکین نہ ملی۔

آیات 3-6a کو سُنیں:

3 "مَیں خُدا کو یاد کرتا ہُوں اور بےچین ہُوں۔

مَیں واویلا کرتا ہوں اور میری جان نڈھال ہے ۔

4 تُو میری آنکھیں کھُلی رکھتا ہے ۔

مَیں ایسا بیتاب ہُوں کہ بول نہیں سکتا۔

5 مَیں گزشتہ ایاّم پر یعنی قدیم زمانہ کے برسوں پر سوچتا رہا۔

6a مجھے رات اپنا گیت یاد آتا ہے۔۔"

جب آسف خداوند کے بارے میں سوچتا ہے تو اِس سے اُسے کوئی مدد نہیں ملتی۔

وہ خدا کو یاد کرتا ہے ، اور مایوسی سے کراہتا ہے ۔

اپنے بستر پر جاگتے ہوئے آسف کو "رات کے وقت اپنا گیت" یاد کرتا ہے ۔

شاید وہ اُن دنوں کے بارے میں سوچ رہا ہے جب حالات ٹھیک تھے ، جب وہ ہلکے پھلکے/شادمان دل سے خوش ہو کر گایا کرتا تھا۔

لیکن یہ یاد اس کے موجودہ تکلیف کے احساس کو اور بھی بدتر بنا دیتی ہے ۔

آیات 6b تا 8 میں وہ آگے کیا دُعا کرتا ہے سُنیں:

6b "مَیں اپنے دِل ہی میں سوچتا ہوں۔میری روح بڑی تفتیش میں لگی ہے ۔

7 کیا خُداوند ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے گا؟

کیا وہ پھر کبھی مہربان نہ ہوگا ؟

8 کیا اُسکی شفقت ہمیشہ کے لئے جاتی رہی؟

کیا اُسکا وعدہ ابد تک باطِل ہو گیا۔"

میں چاہتا ہوں کہ آپ آسف کے دل میں درد اور الجھن کو محسوس کریں۔

اس شخص کی زندگی اپنی زندگی کے ہر دن خُدا کی حمد گانے کے لیے وقف ہے ۔

آسف کا دل و زہن خُدا کے علم سے بھرا ہُوا ہے ۔

لیکن اُس کے بُرے حالات اُس کے دل کو خُدا سے دُور محسوس کرواتے ہیں۔

اسی لیے آسف پوچھتا ہے ، "کیا خُداوند ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے گا؟"

آیت 8a میں آپ آسف کے اندر اندرونی کشمکش کو ابلتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں:

"کیا اُسکی شفقت ہمیشہ کے لئے جاتی رہی؟"

مجھے یہ لائن بہت پسند ہے ۔

آسف پوچھ رہا ہے ، "کیا اُسکی شفقت ہمیشہ کے لئے جاتی رہی؟"

آسف کا دماغ جانتا ہے کہ خدا کی محبت ناکام نہیں ہو سکتی، لیکن اس کا دل کہتا ہے کہ وہ ناکام ہو گئی ہے ۔

آسف ایمان اور شک کا اظہار کرتا ہے - سب ایک ہی سانس/لمحہ میں۔

اور خُدا نے ایماندارانہ کشتی/کشمکش کے وہ الفاظ آپ کی بائبل میں رکھے ہیں۔

میرے دوست، اس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا ہمیں ایسی ایمانداری کے ساتھ دُعا کرنے کی دعوت دیتا ہے ۔

آگے ، آیت 9 میں، آسف خُود پر الزام لگانا شروع کرتا ہے ، اور خُدا کے کردار پر شک کرتا ہے :

9 کیا خُدا کرم کرنا بھُول گیا؟

کیا اُس نے قہر سے اپنی رحمت روک لی؟"

آسف سوچتا ہے کہ شاید خدا بہت مصروف تھا اور اس کی مدد کرنا بھول گیا تھا۔

ہو سکتا ہے کہ خُدا نے آسف کی تکالیف کو نہیں دیکھا اور اس کی دعاؤں کو نظر انداز کر دیا۔

کیا آپ نے کبھی ایسا محسوس کیا ہے؟

"ہیلو، خدا ... کیا میں تجھے یاد ہوں؟

میں وہ شخص ہوں جو ایک ہی چیز کے لیے مسلسل دُعا کرتا ہوں اور تو جواب نہیں دیتا۔

کیا تو موجود ہے؟"

آسف کا دل آیت 9b میں ایک اور سوال پوچھتا ہے:

"کیا اُس نے قہر سے اپنی رحمت روک لی؟"

آسف حیران ہے کہ شاید خُدا اُسے سزا دے رہا ہے۔

آسف سوچتا ہے کہ شاید خدا کی معافی کی حد ہے، یا شاید اس نے کوئی ناقابل معافی کام کیا ہو؟

آسف سوچتا ہے کہ شاید اس کی تمام پریشانیاں اُس کی اپنی غلطی ہیں۔

میرے دوستو، کیا آپ نے کبھی آسف کی طرح محسوس کیا ہے؟

میں نے ایسا کیا ہے.

جب ہم فکر مند اور افسردہ ہوتے ہیں تو دعا کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔

چرواہے کی آواز سننا مشکل ہو سکتا ہے۔

ہم گھبراتے ہیں، کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرح جو نہیں جانتیں کہ ہمارا چرواہا کہاں ہے۔

جب پریشانی آپ کو مغلوب کرتی ہے تو آپ کہاں بھاگتے ہیں؟

ایک پادری کے طور پر اپنی خدمت کے دوران کام میں نے بہت سے ایسے لوگوں سے بات کی ہے جو نشے کی لت کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں۔

بہت سے لوگ شراب، منشیات، خراب تعلقات، خوراک، فحش نگاری، یا جوئے کے عادی ہیں۔

وہ اُنہیں چھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن مایوسی اور اضطراب اُنہیں ان کی بری عادتوں میں واپس لے جاتا ہے۔

جب زندگی مشکل ہو جاتی ہے اور چیزیں ٹھیک معلوم نہیں ہوتیں تو ہم سب جواب، سکون یا راہِ فرار تلاش کرتے ہیں۔

جب آپ پریشان اور افسردہ ہوتے ہیں تو آپ کہاں جاتے ہیں؟

جب تاریک دن آتے ہیں، تو ہم آسف جیسے سوالات کرتے ہیں، اور ہم حیران ہوتے ہیں:

7a "کیا خُداوند ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے گا؟"

نہیں، وہ ایسا نہیں کرے گا، میرے دوست.

ہمارے تاریک ترین دنوں میں، مسیحی اعتماد کے ساتھ جان سکتے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ ہمیں کبھی رد نہیں کرے گا۔

کیونکہ وہ صلیب پر اپنے ہی بیٹے کو رد کرنے کے لیے تیار تھا۔

رومیوں 8:32 ہمیں یاد دلاتا ہے:

32 "جِس نے اپنے بَیٹے ہی کو دریغ نہ کِیا بلکہ ہم سب کی خاطِر اُسے حوالہ کردِیا

وہ اُس کے ساتھ اَور سب چِیزیں بھی ہمیں کِس طرح نہ بخشے گا ؟"

انجیل کی خوشخبری یسوع کے لیے ایک انتہائی تاریک دن کے ذریعے ممکن ہوئی۔

خدا باپ نے دیکھا جب یسوع صلیب پر لٹکا ہُوا تھا۔

ایک بے گناہ شخص مجرم کی موت مر رہا تھا۔

باپ نے اپنے پیارے، معصوم بیٹے کو بچانے کے لیے مداخلت نہیں کی۔

کیونکہ باپ، بیٹے اور روح القدس نے ایک معاہدہ کیا تھا۔

وہ آپ کو، اور مجھے، ہمارے قصور، گناہ اور شرمندگی سے بچانا چاہتے تھے۔

یہ سب یسوع پر انڈیل دیا گیا تھا، اور باپ نے اپنے بیٹے کو نہیں بخشا۔

اس نے اسے ہم سب کے لیے چھوڑ دیا۔
یسوع وہ موت مُوا جس کے ہم حقدار تھے تاکہ ہم وہ برکات حاصل کر سکیں جس کا وہ مستحق ہے۔
کیونکہ آپ کا آسمانی باپ آپ سے بہت پیار کرتا تھا، آپ یقین رکھ سکتے ہیں کہ وہ آپ کو ہر وہ چیز دے گا جس کی آپ کو ضرورت ہے۔

ہم تاریک اور مشکل دنوں میں ان سچائیوں کو کیسے تھام سکتے ہیں؟
آسف ہمیں یاد رکھنے کی طاقت کے بارے سکھاتا ہے۔
آسف اپنے موجودہ حالات کے بارے میں فکر مند اور افسردہ تھا۔
اسے اپنے مستقبل کے بارے میں شک اور خوف محسوس ہُوا۔
یہی وجہ ہے کہ آسف ماضی کی طرف دیکھتا ہے، اور اپنے آپ کو تبلیغ کرنا شروع کر دیتا ہے۔
آیات 10-11 کو دیکھیں:
10 ”پھر مَیں نے کہا یہ میری ہی کمزوری ہے۔
مِیں تُو حق تعالی کی قد ُرت کے زمانہ کو یاد کرُوں گا۔“
11 مَیں خُداوند کے کاموں کا ذِکر کرو ُں گا۔
کیونکہ مجھے تیرے قدیم ِ عجائب یاد آئیں گے۔“

آسف اپنے دل کو "حق تعالی کی قد ُرت کے زمانہ" کی طرف اشارہ کرتا ہے۔“
آسف خدا کی قدرت اور حکمت کے بارے میں سوچتا ہے۔
یہ خدا کا مضبوط دائیں ہاتھ تھا جس نے کائنات کو تخلیق کیا، اور انسانوں کو بنایا، اور بحیرہ قُلزم کو الگ کیا۔
آسف خود اپنے دل کی توجہ کو اپنی ضروریات سے خُدا کے کاموں کی طرف موڑ دیتا ہے۔
زبور 77 کی آیات 1-9 میں سب ضمیر یعنی ”میں، مجھے، اور میرا“ ملتے ہیں۔
لیکن آیت 10 سے 20 تک، آسف اپنے خیالات کو خود سے خُدا کی طرف موڑ دیتا ہے۔
آسف ماضی کے واقعات کو یاد کرنے سے زیادہ کرتا ہے، وہ اپنے دل کو خُدا کی بھلائی کی طرف مائل کردیتا ہے۔
آیت 12 کو سُنیں:
12 میں تیری ساری صنعت پر دھیان کرُوں گا۔ اور تیرے کاموں کو سو ُچونگا۔

غور کرنے کے لیے آپ کسی چیز کے بارے میں کافی سوچتے ہیں۔
آپ گہرائی سے اور مسلسل غور و فکر کرتے ہیں۔
آسف آیات 1-9 میں اپنے مسائل کے بارے میں سخت سوچ بچار کر رہا تھا۔
لیکن وہ اپنے مسائل کے بارے میں بہت زیادہ دُعا بھی کر رہا تھا اور دُعا سے چیزیں بدل جاتی ہیں۔
بعض اوقات جب ہم دُعا کرتے ہیں تو خدا ہمارے حالات بدل دیتا ہے۔
لیکن اکثر، خدا کا بنیادی مقصد ہمیں دعا کے ذریعے تبدیل کرنا ہوتا ہے۔
آسف کی پریشانی ختم نہیں ہوئی لیکن اس کے دل کی توجہ کا مرکز بدل گیا۔
سنیں کہ آسف آیت 13 میں کس طرح اپنے دل کو منادی کرنا شروع کرتا ہے:
13 ”اَے خُدا!تیری راہ مَقِدس میں ہے۔
کَون سا دیوتا خُدا کی مانند بڑا ہے؟“

آسف یہاں خُود کو چیلنج کر رہا ہے۔
کیا دنیا بھر میں جھوٹے معبودوں میں سے کوئی بھی یہوواہ کی طرح پوجا جاتا ہے؟
ہرگز نہیں۔
آسف آیات 14 اور 15 میں خدا کے کردار کے بارے میں دُعا کرنا جاری رکھتا ہے:
14 ”تُو وہ خدا ہے جو عجیب کام کرتا ہے
تُو نے قوموں کے درمیان اپنی قُدرت ظاہر کی۔

15 تُو نے اپنے ہی بازو سے اپنی قوم بنی یعقُوب اور بنی یُوسف کو فدیہ دیکر چھُڑایا ہے۔"

آسف کا دل پریشان اور افسردہ تھا جب وہ صرف اپنے مسائل کے بارے میں سوچتا تھا۔
اپنے دل کو بدلنے کے لیے، اس نے اپنی توجہ کے مرکز کو تبدیل کیا، اپنے آپ کو خدا کے کردار اور وفاداری کے بارے میں منادی کرنے لگا۔
اس کے بعد، آسف نے 16-20 آیات میں خروج کی کہانی کو دہرایا۔
جب خدا نے بحیرہ قُلزم کو الگ کیا تو آسف وہاں نہیں تھا، لیکن وہ اس واقعہ پر غور کرتا ہے۔
وہ بڑی تفصیل سے تصور کرتا ہے کہ آیات 16-17 میں یہ کیسے تھا:
16 "اَے خُدا! سُمندروں نے تجھے دیکھا۔ سُمندر تجھے دیکھ کر ڈر گئے۔
گہراؤ بھی کانپ اُٹھے۔
17 بدلیوں نے پانی برسایا افلاک سے آواز آئی
تیرے تیر بھی چاروں طرف چلے۔"

کیا آپ نے غور کیا ہے کہ بائبل میں مصر سے خروج کا کتنی بار ذکر کیا گیا ہے؟
یسوع کی موت اور جی اُٹھنے تک یہ خُدا کے لوگوں کی تاریخ میں سب سے زیادہ یادگار واقعہ تھا۔
خُدا نے بحیرہ قُلزم میں سے ایک راستہ بنایا اور فرعون کا لشکر وہاں ڈھوب گیا۔
پھر، خدا نے اپنے لوگوں کو صحرائے سینا سنبھالا انہیں سَیر کیا کھانا اور 40 سال تک ان کے ساتھ سفر میں راہنمائی کی۔
میں صحرائے سینا میں گیا ہوں، اور بحیرہ قُلزم سے اسرائیل تک پیدل چلنے میں 40 سال نہیں لگتے۔
خدا نے انہیں اتنی دیر تک صحرا میں کیوں گھومنے دیا؟
ایک وجہ، میرے خیال میں، تاریک اور مشکل حالات میں اپنے لوگوں کی دیکھ بھال کرنے کی اپنی صلاحیت کو ثابت کرنا تھا۔
خُدا اُس نسل کو اور آج ہمیں دکھا رہا تھا کہ وہ وفادار ہے تب بھی جب ہم بے وفا ہیں۔
آسف موجودہ حالات کے بارے میں فکر مند اور افسردہ تھا۔
وہ نہیں جانتا کہ مستقبل میں کیا ہوگا۔
لیکن، خدا کی ماضی کی وفاداری کو یاد کرنے سے، آسف امید کے ساتھ مستقبل کی طرف بڑھ سکتا ہے۔
کیونکہ خدا ایک وفادار چرواہا ہے جو اپنے لوگوں کی محبت سے رہنمائی کرتا ہے۔
آیات 19-20 کو دیکھیں:
19 "تیری راہ سمُندر میں ہے۔تیرے راستے بڑے سمُندروں میں ہیں
اور تیرے نقشِ قدم نا معلُوم ہیں۔
20 تُو نے موسیٰ اور ہارُون کے وسیلہ سے گلہّ کی طرح اپنے لوگوں کی رہنمائی کی۔"

آپ کے خیال میں اس آخری لائن کی دُعا کرنے سے پہلے، آسف اپنے جذبات سے کب تک لڑتا رہا؟
مجھے نہیں لگتا کہ زبور 77 دل کی اس تبدیلی کو بیان کرتا ہے جو آسف کے ساتھ ایک دن میں ہُوا ہو۔
میرے خیال میں اس نے طویل عرصے تک جدوجہد کی اور دُعا کی۔
شاید آپ کو یہ تجربہ ہُوا ہو؟
ہمیں اپنے آپ کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ بھی جب وہ جدوجہد کر رہے ہوں تو صبر کے ساتھ پیش آنے کی ضرورت ہے۔
اگلی بار جب آپ آسف کی طرح محسوس کر رہے ہوں تو کوشش کرنے کے لیے یہ کچھ ہے۔
زمانہ حال میں زبور 77 کے شروع والے حصہ کو پڑھیں۔

"مِیں بلند آواز سے خُدا کے حضور فریاد کر رہا ہوں۔

خُدا ہی کے حضور بلند آواز سے اور وہ میری طرف کان لگائے

اپنی مُصیبت کے دِن اَے خُدا! میں تُجھے ڈھونڈ رہا ہوں

میرے ہاتھ رات کو پھیلے رہتے ہیں اور ڈھیلے نہ ہوتے۔میری جان کو تسکین نہ ملتی۔

خُدا کو اپنے غم اور الجھن کے بارے میں بتائیں کیونکہ وہ آپ کو بُلاتا ہے کہ آپ اپنا درد اُس سے بیان کریں۔

جب آپ تیار ہوں تو اپنی توجہ آیات 10-11 کی طرف مبذول کریں اور اسے اپنی دعا بنائیں:

10 "پھر مَیں نے کہا یہ میری ہی کمزوری ہے۔

مِیں تُو حق تعالی کی قد رُت کے زمانہ کو یاد کرُوں گا۔"

11 مَیں خُداوند کے کاموں کا ذِکر کرو ُں گا۔

کیونکہ مجھے تیرے قدیم ِ عجائب یاد آئیں گے۔"

وعظ کے بعد ہم ایک دوسرے کو خُداوند کے کچھ کاموں کے بارے میں بتانے والے ہیں۔

ہم ماضی میں خدا کی وفاداری کو ایک ساتھ یاد کرنے جا رہے ہیں۔

جب ہم ماضی کی طرف دیکھتے ہیں تو ہم کسی طرح سے آسف سے زیادہ بابرکت ہیں۔

ہمارے پاس گواہیوں اور کہانیوں سے بھری ہوئی بائبل ہے جسے ہم پڑھ سکتے ہیں اور دوبارہ پڑھ سکتے ہیں۔

اور ہم خُداوند کے سب سے بڑے کام کو یاد رکھ سکتے ہیں - ہمارے نجات دہندہ کی موت اور جی اُٹھنا۔

خروج عہد نامہ قدیم میں چھٹکارا دینے والا بنیادی واقعہ ہے۔

اور صلیب نئے عہد نامے میں چھٹکارا دینے والا بنیادی واقعہ ہے۔

خروج میں، خدا نے اپنے لوگوں کو مصر کی غلامی سے نکال کر وعدہ کے مُلک میں لایا۔

صلیب کے ذریعے، خُدا نے اپنے لوگوں کو گناہ کی غلامی سے نکالا، وہ ہمیں موت سے زندگی میں لایا۔

ہمارا بھائی آسف 3,000 سال پہلے زندہ تھا۔

لیکن اس کی دُعا ہمیں سکھاتی ہے کہ مشکل وقت میں کیسے دعا کی جائے۔

جب آپ اپنے بستر پر جاگے رہتے ہیں، آسف کی طرح سو نہیں پاتے تو خدا سے فریاد کریں۔

اُسے بتائیں کہ آپ کیا محسوس کر رہے ہیں۔

اپنے ساتھ اور خُدا کے ساتھ ایماندار بنیں۔

اسے یہ بتانا ٹھیک ہے کہ آپ رد کیے ہوئے، رنجیدہ اور الجھن محسوس کرتے ہے۔

ان جذبات کو خُدا سے دُعا میں رکھیں۔

اور جب آپ تیار ہو جائیں تو اپنے آپ کو سچائی کی تبلیغ شروع کر دیں۔

خدا نے آپ کی زندگی میں کیا کیا ہے؟

دور اور حالیہ تاریخ میں اپنے آپ کو خُدا کی بھلائی کی یاد دلائیں۔

اور خدا کے کلام میں وقت گزاریں۔

آپ کی بائبل پوری تاریخ میں خدا کی رحمت اور محبت کے بارے میں سچی کہانیوں سے بھری ہوئی ہے۔

آیت 12:

12 میں تیری ساری صنعت پر دھیان کُروں گا۔ اور تیرے کاموں کو سو ُچونگا۔

آپ کی مدد کرنے کے لیے سب سے اہم چیز یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنے کے بارے میں غور کرنا ہے۔

اس کی تکلیف اور موت نے آپ کے لیے خدا کی محبت کی گہرائی کو ثابت کیا، آپ کو جرم اور شرمندگی سے آزاد کیا۔

اور مسیح کے جی اٹھنے نے ثابت کیا کہ ابدی زندگی دستیاب اور حقیقی ہے۔

یہ سچائیاں ہمیں روشنی اور زندگی بخشتی ہیں اور ہمارے تاریک ترین دنوں میں امید دیتی ہیں۔
اس لیے ہم ہر ہفتے ان کے بارے میں گاتے، منادی کرتے اور دعا کرتے ہیں۔
آئیے اب ان چیزوں کے بارے میں مل کر دُعا کریں۔

آسمانی باپ، ہم اپنی زندگیوں میں شک اور اضطراب سے لڑتے ہیں، بالکل بھائی آسف کی طرح۔
ہماری بائبل میں بیان کردہ ہزاروں سالوں کی وفاداری کے لیے تیرا شکریہ۔
ان گواہیوں کے لیے تیرا شکریہ جو آج ہم ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرسکتے ہیں۔
لیکن ہم تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں اور تیری سب سے زیادہ تعریف کرتے ہیں اُس عظیم اور بہترین کام کے لیے جو تُو نے کیا ہے۔
تو نے اپنے پیارے بیٹے یسوع کو ہمارے لیے گناہ اور شرمندگی کی صلیب پر مرنے دیا۔
تو نے یسوع کو صلیب پر چھوڑ کر دیا، تاکہ ہمیں ابدی سلامتی فراہم کی جا سکے۔
لہذا، ہم مشکل وقت کا سامنا کر سکتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ تو ہمیں کبھی رد نہیں کرے گا۔
اس کے لیے ہم اپنے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کے نام میں اعتماد اور اُمید کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ آمین۔